DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ

دارالافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دورانِ طواف حجرِ اسود کے استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف سینہ یا چہرہ کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟ اگر کسی نے استلام اس طور پر کیا کہ سینہ سامنے رکھتے ہوئے بیت اللہ کی طرف رخ کیے بغیر دونوں ہاتھ یا ایک ہاتھ سے اشارہ کر دیا تو کیا یہ طریقہ درست ہے ؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی دورانِ طواف استلام کرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف رخ کرتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کا راستہ رکتا ہے اور مجمع کو تکلیف ہوتی ہے تو کیا ایسا کرنا لازم ہے ؟

مستفتی : عبد اللہ

دارالافتاء 48/7 ۱۴۳۹/۱۰/۱۲ صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

الجواب باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ دورانِ طواف اپنا چہرہ یا سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا مکروہ ہے ، البتہ حجرِ اسود کے استلام کے وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا منع نہیں ہے ، بلکہ مستحسن اور کامل استلام کا ایک حصہ ہے ، اس لیے کہ فقہاء کرام رحمہم اللہ نے کامل استلام کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کر حجرِ اسود کو چومے ، اس طریقہ سے استلام کرتے ہوئے سینہ اور چہرہ یقیناً بیت اللہ کی طرف ہوگا۔

اور دور سے استلام کرنے کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرے اور یہ خیال کرے کہ دونوں ہتھیلیاں گویا کہ حجرِ اسود پر رکھی ہیں ، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کا بوسہ لے لے۔ اس طریقہ سے بھی کامل طور پر چہرہ کی طرف ہتھیلیوں کی پشت اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف ہو۔

یاد رہے کہ طواف کے چکروں کے درمیان حجرِ اسود کا جو استلام کیا جاتا ہے ان میں سے پہلے اور آخری چکر کا استلام سنت ہے ، بقیہ درمیان والے چکروں کا استلام مستحب ہے۔

نیز اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کرتے وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا مشکل اور باعثِ مشقت ہو تو ایسا کیے بغیر جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے گزر جائے ، اس لیے کہ یہ ایک مستحب عمل ہے۔ اور مستحب عمل کو عذر اور مشقت کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہے ، ایسے موقع پر پہلے اور آخری استلام پر ہی اکتفا کر لینا چاہیے ، درمیان کے پانچ استلام چھوڑ دے اور اگر عورت ہو تو امرِ مستحب کے لیے مشقت نہ اٹھائے ، بلکہ حجرِ اسود کے سامنے رکے بغیر ، ہاتھ سے صرف اشارہ کر کے طواف پورا کر لینا چاہیے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جو شخص دور سے حجرِ اسود کا استلام کرے اسے بھی چاہیے کہ

Scanned by CamScanner

بوقتِ استلام اپنا چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرے، بلا عذر استلام کے وقت سینہ اور چہرہ بیت اللہ کی طرف نہ کرنا مناسب نہیں، البتہ اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے سینہ یا چہرہ بیت اللہ کی طرف کرنے سے دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو بیت اللہ کی طرف رخ کیے بغیر چلتے چلتے دونوں ہاتھوں سے استلام کرنا چاہیے۔

تاہم ایک ہاتھ سے استلام کرنے کو علماء نے متکبروں کی عادت لکھا ہے، اس لیے ایک ہاتھ سے استلام کرنے سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہیے۔ **(ماخذ زبدۃ المناسک ص: 115)**

غنية المناسك (53)

واستلامه فى اول الطواف وآخره سنة واختلفوا فيما بينهما فقيل ادب وقيل سنة ومشى فى اللباب على الثانى ثم قال وان استلمه فى اوله وآخره اجزاءه فافادان استلام طرفيه آكد مما بينهما.

الشامية (498/2)

(قوله من الاستلام) فهو سنة بين كل شوطين كما في غاية البيان. وذكر في المحيط والولوالجية: أنه في الابتداء والانتهاء سنة، وفيما بين ذلك أدب بحر ووفق في شرح اللباب بأنه في الطرفين آكد مما بينهما.

فيه ايضاً (493/2)

قال في اللباب: وصفة الاستلام أن يضع كفيه على الحجر ويضع فمه بين كفيه ويقبله.

فيه ايضاً (493/2)

(قوله فاستقبل الحجر إلخ) أشار بالفاء إلى أنه ينوي الطواف قبل الاستقبال لما سيذكره من أنه يمر بجميع بدنه على جميع الحجر، ولهذا قال في اللباب: ثم يقف مستقبل البيت بجانب الحجر الأسود مما يلي الركن اليماني، بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه، ويكون منكبه الأيمن عند طرف الحجر فينوي الطواف، وهذه الكيفية مستحبة والنية فرض، ثم يمشي مارا إلى يمينه حتى يحاذي الحجر فيقف بحياله ويستقبله ويبسمل ويكبر ويحمد ويصلي ويدعو اهـ قال شارحه: أي يقول: بسم الله والله أكبر ولله الحمد والصلاة والسلام على رسول الله اللهم إيمانا بك ووفاء بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم (قوله رافعا يديه) أي عند التكبير لا عند النية فإنه بدعة لباب. وقال شارحه القاري في موضع آخر بعد كلام: والحاصل أن رفع اليدين في غير حالة الاستقبال مكروه وأما الابتداء من غيره فهو حرام أو مكروه تحريما أو تنزيها بناء على الأقوال عندنا من أن الابتداء بالحجر فرض أو واجب أو سنة وإنما المستحب الابتداء بالنية قبيل الحجر للخروج عن الاختلاف.

فيه ايضاً (494/2)

(قوله وترك الإيذاء واجب) أي فلا يترك الواجب لفعل السنة وأما النظر إلى العورة لأجل الختان فليس فيه ترك الواجب لفعل السنة لأن النظر مأذون فيه للضرورة (قوله فإن لم يقدر) أي على تقبيله إلا بالإيذاء أو مطلقا يضع يديه عليه ثم يقبلهما أو يضع إحداهما والأولى أن تكون اليمنى لأنها المستعملة فيما فيه شرف، ولما نقل عن البحر العميق من أن الحجر "يمين الله يصافح بها عباده" والمصافحة باليمنى. (قوله وإلا يمكنه ذلك) أي وضع يديه أو إحداهما (قوله يمس) بضم أوله وكسر ثانيه من الإمساس كما يشير إليه كلام الشارح الآتي (قوله عنهما) الأولى عنه أي الإمساس لأن العجز عن الاستلام ذكره بقوله وإلا يمس (قوله مشير إليه بباطن كفيه) أي بأن يرفع يديه حذاء أذنيه، ويجعل باطنهما نحو الحجر مشيرا بهما إليه وظاهرهما نحو وجهه هكذا المأثور بحر وفي شرح النقاية للقاري حذاء منكبيه أو أذنيه وكأنه حكاية للقولين المارين (قوله ثم يقبل كفيه) أي بعد الإشارة المذكورة قال في الفتح ويفعل في كل شوط عند الركن الأسود ما يفعله في الابتداء.

Scanned by CamScanner

غنية المناسك(53)

ثم یرسلهما ثم استلمه ان استطاع من غیر ان یؤذی نفسه او غیره بان یضع کفیه ویضع فمه بین کفیه ویقبله من غیر صوت.........والمصاحفة بالیمنی فان لم یستطع امس الحجر شیئا فی یده من عصا او غیره ثم یقبل ذلک الشئی فان لم یستطع للزحمة او لکون الحجر ملطخا بالطیب وهو محرم وقف بحذائه مستقبلا له وفعل ما ذکرنا من الاذکار ورفع الیدین حذاء اذنیه عند التکبیر ثم ارسالهما ثم رفع یدیه حذاء اذنیه وجعل ظاهر کفیه الی وجهه وباطنهما نحو الحجر مشیرا بهما الیه کانه واضعهما علیه وقبلهما بعد الاشارة وهذا الرفع للاشارة لا للتکبیر ذکره فی الکبیر ولا یشیر بالفم ولا براسه الی القبلة ان تعذر التقبیل.

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

16/ ربیع الثانی 1439ھ بمطابق 04/جولائی 2017ء

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

۱۸-۴-۳۹ھ

مفتی

دستخط: مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

ابو الحسن حماد اللہ

۳۹/۰۴/۱۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز صاحب** مدظلہم

الجواب صحیح

علیم ... عفی عنہ

۱۴۳۹/۰۴/۱۶

نائب مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

ابو حنظلہ ... عفی عنہ

۱۶-۴-۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

نوٹ نمبر 48/7

مورخہ ۳۹/۴/۱۹ھ

نوٹ: ا۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دار الافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner